جناب سخاوت مرزا قسط ۱

جامعہ عثمانیہ کا ایک نادر مخطوطہ

قوام العقائد

ملفوظات حضرت شیخ نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہٗ

حضرت نظام الدین محمد بن احمد بدایونی الملقب بہ محبوب الٰہی قدس سرہ (ف ۷۲۵ھ) کے یہ نادر ملفوظات ہیں، جس کو خود حضرت ممدوح کے نبیرے مولانا محمد جمال قوامؒ بعہد دکن کے سلطان علاؤ الدین بہمنی ۷۵۵ھ میں مرتب فرمایا تھا۔

حضرت محبوب الٰہی کے ملفوظات میں فوائد الفوائد مرتبہ امیر حسن علی سنجریؒ (ف ۷۳۷ھ/۱۳۲۶) مطبوعہ، دوسرا افضل الفوائد مؤلفہ حضرت امیر خسرو دہلوی (ف ۷۲۵ھ) مطبوعہ، تیسرا الملفوظ راحت المحبین یعنی افضل الفوائد حصۂ دوم مطبوعہ و مخطوطہ برٹش میوزیم چوتھا درر نظامی مؤلفہ شیخ علی محمود جاندار غیر مطبوعہ، پانچواں سیر الاولیاء مؤلفہ سید محمد مبارک کرمانی مطبوعہ، چھٹا ملخص ترجمہ راحت المحبین غلام محمد برہان مطبوعہ دہلی، ساتواں سوانح عمری حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ مؤلفہ خواجہ محمد بلاق الموسوم بہ مطلوب الطالبین فارسی، اردو ترجمہ الموسوم بہ شواہد نظامی ۱۲۱۷ھ از سید محمد ضامن علی مطبوعہ مطبع جان جہاں ۱۳۱۷ھ (صفحات ۱۹۲+ ۲۰ صفحات ضمیمہ کتب خانہ سالار جنگ حیدرآباد)

حضرت محبوب الٰہی کے مریدین و خلفاء میں حضرت برہان الدین غریب ۷۳۸ھ، حضرت

منتخب الدین زرزری زر بخش (ف ۷۰۹ھ) (اولیاء دکن جلد ۱ عبدالجبار خان ملکاپوری مطبوعہ)

غرض قوام العقائد بزمانہ حسن گنگو بہمنی[۵] (علاؤالدین بہمنی) (۷۴۸ھ تا ۷۵۹ھ) ۷۵۵ھ میں مرتب کیا گیا تھا۔ گویا فوائد الفوائد ۷۴۷ھ کے آٹھ سال بعد تالیف ہوا۔

قوام العقائد مخطوطہ ۱۹۶/۷۸/۱۳۴ م۔ع۔ق ۱۳۴ اوراق۔ (صفحات ۱۶۸) مسطر ۱۱ پر مشتمل ہے کاتب عبدالقادر۔ مکتوبہ ۷۹۱ھ ہے۔ گویا تاریخ تالیف سے ۳۷ یا ۳۶ سال بعد کا مکتوبہ ہے۔

تمہید بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہے۔ خدائے تعالیٰ کبریائہٗ کہ امور ظاہر و باطنی اولیاء بواسطہ اختصاص خویش بہ نظام رسانید۔ و سپاس بے حد۔ مر بادشاہ مطلق را تقدست اسماءہٗ کہ مقامات و کرامات اتقیاء را بسبب قوام عقائد عالمیاں گردانید دل دل اصفیاء نورے نہاد کہ آفتاب پیش آں ذرہ نماید چشم باطن ہر یکے را بصارت داد کہ اسرار لوح محفوظ در نظر آید سالکان را ملک و ملکوت و اسرار و کشف ارواح و علوم لدنی تجلی انوار و مقام طیر و سیر و احیاء اموات باذن اللہ و کمال قوت و مقامات و کرامات مرداں سخنے می افتاد و اصحاب مجلس بر مقدمہ کہ ازیں مقامات استفسارے می نمود حضرت جد بزرگوار آں مقام حکایتے از عظمت قطب العالم نظام الحق والدین بیان می فرمود۔

ترجمہ

خدائے تعالیٰ وہ کبریاء ہے جس نے اولیاء کرام کے ظاہری و باطنی امور کو اپنے مخصوص واسطہ سے نظم و ضبط کو پہنچایا اور اس بادشاہ مطلق نے اپنے مقدس اسماء کو جو اتقیاء کے مقامات اور کرامتوں کو دنیا والوں کے عقاید کی استواری و قیام کے لیئے مظہر بنایا اور اصفیاء کے دلوں میں نور سے منور کیا تاکہ آفتاب اس کے سامنے ذرہ نظر آئے اور

۵۔ تاریخ ہند باب ۷، حصہ دوم، صفحہ ۲۷ مطبوعہ حیدرآباد و سلطان احمد شاہ ولی بہمنی مؤلفہ ظہیرالدین بی اے۔ مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۹۳۰ء

اپنے ہر محب کی باطنی آنکھ میں بصیرت پیدا کی تاکہ لوح محفوظ کے اسرار ان پر منکشف ہو جائیں اور سالکان طریقت کو عالم اجسام اور عالم مثال (ملکوت) کے اسرار اور ارواح اور علم لدنی کے انوار و تجلیات اور طیر و سیر کا مقام اور ان کے حکم سے اموات کو زندہ کرنے اور قوت (روحانی) کے کمال اور اہل دل کی کرامتوں کی بحث چھڑ گئی۔ چنانچہ آپ کی مجلس کے اصحاب نے ان مقامات کے ہر مبحث پر استفسار کرنا شروع فرمایا۔ ہمارے جد بزرگوار نے حضرت قطب العالم نظام الحق والدین کی عظمت و بزرگی سے متعلق بیان فرماتے تھے۔

و بعد آنکہ اصحاب مجلس از افادات جد بزرگوار مستفید گشت دل احباب در راحتے داده و یاد مفیض بحصول انجامید و این مصنف بتلقین سعادت و اتقایش بخدمت جد وافر برکت عرضہ داشت کہ جاذبہ باطن این برین بریق الضیاء داده تا در حکایات و لآلی کرامات قطب عالم کہ از خدمت جد بگوش ہوش می رسد در سلک تحریر منسلک می گردانند، چہ جہانیان را مشاہدت کہ نظر این آفتاب سپہر کرامت سالہا بار اتی خدمت جد تافتہ و پرورش ظاہر و باطن یافتہ۔ ہر حکایت کہ از زبان مبارک روایت بود میان علماء و ائمہ واجب الاعتبار و اصحاب

اس کے بعد صاحبان مجلس نے ہمارے جد بزرگوار کے فیض سے استفادہ کیا، جس سے احباب کے قلوب کو سکون و راحت ہوئی اور اس فیض رساں کی یاد انجام کو پہنچی اور مصنف ہذا نے اپنی سعادت، تقوی اور نجات کی وجہ جد امجد کی خدمت میں ازدیاد برکت کی خاطر عرض کیا کہ میرے اس جذبۂ باطنی پہ انوار کی بجلیاں گرائیں۔ تاکہ حکایتوں کا دور اور جد امجد قطب عالم کی کرامتوں کے موتی اپنے جد کی خدمت کے صلہ میں ہوش و حواس والوں کے کانوں تک پہنچ جائیں اور ضبط تحریر میں آجائیں کیونکہ دنیا والوں کو معلوم ہے کہ اس آسمان کرامت کے آفتاب نے برسوں اپنے جد امجد کی خدمت کی بجاآوری میں ضیا باری کی ہے اور ظاہری و باطنی اقدار کی آرائش و زیبائش میں حصہ لیا ہے۔ ہر حکایت جو حضرت ممدوح کی زبان مبارک سے ظہور میں آئی ہے اس کی معتبر علماء، ائمہ اور اہل

سلوک را بران تصدیق و اعتبار است۔ اگر خدمت جد بتالیف این اجازت فرماید ہم این ضعیف مسعود ابد گردد و ہم خلق است از مطالعۂ آن مزید یقین و سعادت دین روئے دہد۔ اصحاب مجلس با این ضعیف متفق گشتہ و بخدمت جد التزام نمودہ خدمت بابرکت ایشاں فرمود۔ ہمگناں را متحقق است کہ حیت عظمت و جلالت این قطب عالم در اقطار و نواحی گیتی سایر و ذکر کشف و کرامت شیخ الاسلام در اطراف مشتہر است و آنچہ دیدہ و شنیدہ شدہ است عشر عشیر آن چندانست کہ قلم از تحریر و زبان از تقریر آن عاجز و قاصر اند فاما برائے ترغیب نونیازان حکایتے چند و کراماتے اند بیان کردہ اند۔ داعی امیدوار باسترضاء استمداد جد بزرگوار تحریر ایں حکایات و تالیف آن مقامات بر خود فرض عین و عین فرض واجب دید و چوں دریں تالیف کیفیت ولادت خدمت شیخ الاسلام و اظہار علامات سعادت

سلوک کرنے والوں کی صداقت کا اقرار ہے۔ اگر یہ تالیف جد امجد کی خدمت کی اجازت دے تو اس ضعیف کو بھی ابدی سعادت حاصل ہو جائے اور خلق اللہ بھی اس کے مطالعہ سے مزید دینی سعادت کی تلقین اور ارتقا سے مستفید ہو۔ میرے اصحاب مجلس نے اس کمترین ضعیف سے اتفاق فرمایا اور جد امجد کی خدمت سراپا برکت میں لازم جان کر عرض کیا۔ تمام اشخاص کو یہ امر متحقق ہے کہ حضرت قطب عالم ممدوح کی عظمت و جلال ہم آوازہ اطراف عالم میں بلند ہے اور شیخ الاسلام کی کشف و کرامت چاروں طرف مشہور ہے اور جو کچھ دیکھا اور سنا گیا ہے اس کا عشر عشیر اس قدر ہے جس کی تحریر سے قلم اور زبان اس کی تقریر سے عاجز و قاصر ہے۔ البتہ جدید نیازمندوں کی ترغیب کی خاطر چند حکایتیں اور کرامتیں بیان کی گئی ہیں۔ داعی اس امر کا امیدوار ہے کہ جد امجد کی استمداد اور رضامندی کی خاطر ان حکایتوں اور ان مقامات کی تالیف کو اپنا فرض عین اور واجب سمجھا۔ چونکہ اس تالیف میں ولادت کی کیفیت اور شیخ الاسلام ممدوح کی خدمت اور سعادت کی علامات کا اظہار جو اس زمانہ میں اور علوم شریعت کی تحصیل کے بعد آپ کا شیخ الاسلام حضرت فرید الحق والدین سے متعلق ہو جانا اور باطنی نعمتوں کا اور شیخ کی ولایت

ایشاں ہم دریں ایام و بعد تحصیل علم شریعت پیوستن شیخ الاسلام فریدالحق والدین و یافتن نعمتہا و ولایت شیخ راستین و ذکر عطایاء شیخ در باب امراء و خاقان و ملوک و منعم و درویش و اہل سلوک و اقتدار نمودن علماء وافر علم و شہر و ائمہ متواتر درس و فتولی دہر و التجاء کرد مشائخ کبار و صاحبان سجادہ از ہر دیار و اقرار آوردن دانایان ہر دین و مقہور شدن اہل انکار و بیان قوۃ ارادت و جز آں تا لطائف خلقت و فوائد قراء آں سطور و مذکورات در خواندگاں را وثوقے در اعتقاد و رسوخے در فواد بحصول بتسمیہ قوام العقائد انتما دارد و برنہ باب ارتباط نہاد۔ امید آنکہ از خواندن ایں مجموع خاص و عام را باعث جاذبہ در امور دینی پیدا آید و استماع ایں تالیف زنگ انکار از آئینہ دل کم دانان بزداید۔ انشاء اللہ۔

حقیقی اور شیخ کی عطیات کا ذکر جو مرشد سے امراء اور خوانین، بادشاہوں، فقراء اللہ اور اہل سلوک اور جید علماء شہر اور باعزت ائمہ درس و تدریس اور مفتیان عالم کو عطا فرمایا ہے اور ہر شہر کے اکابر مشائخ اور سجادہ نشینوں اور ہر مذہب کے عقلمندوں کا اس کا اقرار کرنا اور منکروں کو مقہور کرنا اور ارادتمندوں کو خرقوں سے بہرہ اندوز کرنا اور خلقت کی ان لطائف و مہربانیوں سے گریز اور قاریوں کے فوائد ضبط قلم کیے گئے ہیں۔ پڑھنے والوں کے اعتقاد کی تقویت اور قلوب کا رسوخ، قوام العقائد کی بسم اللہ ہی سے مربوط ہے جس کو نو باب میں پھیلا دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس مجموعہ کے مطالعہ سے خاص و عام کے دینی امور کے جذبات کے ابھرنے کا باعث ہو اور اس تالیف کے پڑھنے والوں دل کے آئینے سے انکار کا زنگ معمولی عقل و علم والوں سے دور ہو جائے۔

فہرست

باب اول در کیفیت ولادت شیخ الاسلام، علامت سعادت ہم دراں ایام و پیوستن شیخ الاسلام فریدالدین و یافتن نعمتہا، ولایت از آں شیخ داشتن۔

باب دوم در بیان پیوستن علماء و ائمہ شہر و ارادت آوردن بخدمت شیخ۔

باب سوم در بیان پیوستن بعض علماء و مشائخ بر طریق صحبت و محبت۔

باب چہارم در بیان التجا نمودن بزرگان و مشائخ اطراف عالم بخدمت شیخ بعد معاینہ کردن عظمت و کرامات حضرت شیخ۔

باب پنجم در بیان اظہار کرامات و مکاشفات و معاملات خدمت شیخ و معاملات بعض اصحاب۔

باب ششم در بیان پیوستن سلاطین و شاہزادگان و ملوک و خانان باعتقاد و ارادت شیخ۔

باب ہفتم در بیان عطایا، خدمت شیخ بعلماء و خانان و ملوک و امراء خاص و عام و اہل سلوک۔

باب ہشتم در بیان کیفیت خرقہ و بیعت و ارادت۔

باب نہم در بیان فوائد خدمت شیخ قدس سرہ العزیز و اقوال بعض مشائخ قدس اللہ روحہم۔

فہرست

باب اول شیخ الاسلام کی ولادت کے حالات اور اس زمانہ (خوردسالی) میں سعادتمندی کے آثار اور حضرت شیخ الاسلام کا حضرت بابا فریدالدین (گنج شکر) سے تعلق اور حضرت موصوف سے باطنی نعمتوں کا حاصل کرنا اور ان ہی سے مرتبۂ ولایت کا حصول۔

باب ۲۔ علماء اور ائمۂ شہر کا آپ کی صحبت بابرکت میں رہنا اور حضرت ہی سے بیعت و ارادت سے استفادہ۔

باب ۳۔ بعض علماء و مشائخ کا آپ کی صحبت و خلوص و محبت

باب ۴۔ تمام جہان کے بزرگوں اور مشائخ کا آپ کی خدمت سے ملتجی ہونا حضرت شیخ کی عظمت و کرامات کو مشاہدہ کرکے آپ کی صحبت و خدمت کی التجا و خواہش۔

باب ۵۔ آپ کی کرامات و مکاشفات اور خدمت شیخ الاسلام کے معاملات اور

بعض اصحاب کے آپ سے معاملات کا بیان
باب ۶ - سلاطین اور شہزادوں اور خوانین کا اعتقاد اور شیخ الاسلام سے بیعت
باب ۷ - شیخ الاسلام کی خدمت میں علماء، خوانین، بادشاہوں اور امراء، عوام و خواص اور اہلِ سلوک کے نذرانے -
باب ۸ - بیعت و ارادت اور عطائے خرقہ جات کی کیفیت -
باب ۹ - حضرت شیخ قدس سرہ کی خدمت کے فوائد اور اس کے متعلق بعض مشائخ قدس اللہ ارواحہم کے اقوال -

سلطانِ وقت حامی الاسلام والمسلمین علاؤ الدین والدنیا محی مراسم السلطنۃ عارس شرائط المملکۃ، محرر ممالک الدنیا، مظہر اللہ العلیا، المخصوص بعنایۃ الحنان ابوالمظفر بہمن شاہ السلطان شاہے کہ بعہد او قوی شد اسلام، آسود ز رافت و ز احسانش امام ارکان شریعت از جُودش محکم، بنیادِ جہاں عدل زو یافت قوام، در عدل و احسان و رافت و امتنان بر جادۂ شریعت و متابعت مشائخ طریقت سالہا فراوان و قرنہا بے پایاں باقی دار او -
آمین یا ربّ العالمین -

سلطان وقت حامی الاسلام والمسلمین، علاؤ الدنیا والدین، محی مراسم السلطنت عارس شرائط المملکۃ، محرر ممالک الدنیا، مظہر اللہ العُلیا، المخصوص بعنایۃ الحنان، ابوالمظفر بہمن شاہ السلطان وہ بادشاہ ہے کہ جس کے عہد حکومت میں اسلام کی بنیادیں مستحکم ہوگئیں، اُس کے لطف وکرم سے سکون نصیب ہوا اور اس کی مہربانی و احسان سے ارکان شریعت کے پیشواؤں کو اس کی بخشش سے استحکام حاصل ہوگیا اور عدل و انصاف کی دُنیا کی بنیاد کو اُس سے تقویت حاصل ہوگئی - عدل و احسان اور مہربانی سے راہِ شریعت اور مشائخ طریقت کی اتباع سے برسوں اور قرنوں تک خدائے تعالیٰ باقی رکھے - آمین یا ربّ العالمین -

(مُسلسل)